

دیدارِ الہی

اللہ تعالیٰ روزِ آخرت اپنے مومن بندوں کو اپنا دیدار دیں گے۔ یہ بہت بڑی غایت اور نہایت شان دار عنایت ہے۔ اس پر قرآن و حدیث کی نصوص اور مومنوں کا اجماع دلیل ہے۔ معطلہ، جہمیہ، معتزلہ، خوارج اور امامیہ شیعہ اس کے منکر ہیں۔

اجماع امت

① مفسر شہیر، محدث کبیر، امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ (۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الصَّوَابُ مِنَ الْقَوْلِ فِي رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ دِينُنَا الَّذِي نَدِينُ اللَّهَ بِهِ، وَأَذَرَكْنَا عَلَيْهِ أَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، فَهُوَ: أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَهُ عَلَى مَا صَحَّحَ بِهِ الْأَخْبَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”درست یہی ہے کہ مومن روزِ قیامت باری تعالیٰ کا دیدار کریں گے، اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ ہمارا دین ہے۔ ہم نے اسی پر اہل سنت والجماعت کو پایا کہ جنتی باری تعالیٰ کا دیدار کریں گے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں ثابت ہے۔“

(صريح السنة، ص ۲۰)

② امام ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمۃ اللہ علیہ (م: ۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَلَّ ذِكْرُهُ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ خَلَقَ خَلْقَهُ كَمَا
أَرَادَ لِمَا أَرَادَ فَجَعَلَهُمْ شَقِيًّا وَسَعِيدًا فَأَمَّا أَهْلُ الشَّقْوَةِ فَكَفَرُوا
بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَعَبَدُوا غَيْرَهُ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَجَحَدُوا كُتُبَهُ
فَأَمَاتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ يُعَذَّبُونَ وَفِي الْقِيَامَةِ
عَنِ النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَحْجُوبُونَ وَإِلَى جَهَنَّمَ وَارِدُونَ
وَفِي أَنْوَاعِ الْعَذَابِ يَتَقَلَّبُونَ وَلِلشَّيَاطِينِ مُقَارِبُونَ وَهُمْ فِيهَا
أَبَدًا خَالِدُونَ، وَأَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَهُمْ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ
اللَّهِ الْحُسْنَى فَاٰمَنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَصَدَّقُوا الْقَوْلَ بِالْفِعْلِ فَأَمَاتَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَهُمْ فِي قُبُورِهِمْ
يُنَعَّمُونَ وَعِنْدَ الْمَحْشَرِ يُبَشَّرُونَ وَفِي الْمَوْقِفِ إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى بِأَعْيُنِهِمْ يَنْظُرُونَ وَإِلَى الْجَنَّةِ بَعْدَ ذَلِكَ وَافِدُونَ وَفِي
نَعِيمِهَا يَتَفَكَّهُونَ وَلِلْحُورِ الْعِينِ مُعَانِقُونَ وَالْوِلْدَانُ لَهُمْ
يَخْدُمُونَ وَفِي جِوَارِ مَوْلَاهُمْ الْكَرِيمِ أَبَدًا خَالِدُونَ وَلِرَبِّهِمْ
تَعَالَى فِي دَارِهِ زَائِرُونَ، وَبِالنَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ يَتَلَدَّدُونَ
وَلَهُ مُكَلِّمُونَ وَبِالتَّحِيَّةِ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالسَّلَامُ مِنْهُ
عَلَيْهِمْ يُكْرَمُونَ ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو

الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿الْحَدِيد: ٢١﴾ فَإِنْ اعْتَرَضَ جَاهِلٌ مِّمَّنْ لَا عِلْمَ
مَعَهُ أَوْ بَعْضُ هَؤُلَاءِ الْجَهْمِيَّةِ الَّذِينَ لَمْ يُوفَّقُوا لِلرَّشَادِ
وَلَعِبَ بِهِمُ الشَّيْطَانُ وَحَرَّمُوا التَّوْفِيقَ فَقَالَ: الْمُؤْمِنُونَ يَرَوْنَ
اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قِيلَ لَهُ نَعَمْ؛ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ
فَإِنْ قَالَ الْجَهْمِيُّ: أَنَا لَا أُؤْمِنُ بِهَذَا. قِيلَ لَهُ: كَفَرْتَ بِاللَّهِ
الْعَظِيمِ. فَإِنْ قَالَ: وَمَا الْحُجَّةُ. قِيلَ: لَأَنَّكَ رَدَدْتَ الْقُرْآنَ
وَالسُّنَّةَ وَقَوْلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقَوْلَ عُلَمَاءِ
الْمُسْلِمِينَ وَاتَّبَعْتَ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ.

”اللہ نے مخلوق پیدا کی، ان میں سعادت مند و بد بخت لکھ دیئے، بد بختوں نے
اللہ کے ساتھ کفر کیا، غیر اللہ کی پوجا کی، اپنے رسولوں کی نافرمانی کی اور کتب
وحی کو ٹھکرا دیا، انہیں اسی حالت میں موت آ گئی۔ یہ لوگ قبروں میں عذاب
دیئے جاتے ہیں، روز قیامت دیدارِ الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے، جہنم کا
ایندھن ہوں گے، مختلف قسم کے عذابات میں الٹ پلٹ ہوں گے۔ شیطان
کے ساتھی ہیں اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور خوش بختوں کے لئے تو اللہ نے
پہلے سے ہی جنت تیار کر رکھی ہے، یہ لوگ صرف اللہ پر ایمان لائے اس کے
ساتھ شرک نہیں کیا، اپنے قول کو عملی جامہ پہنایا۔ وہ اسی حالت میں فوت ہو
گئے، انہیں قبروں میں انعام ملیں گے، روزِ محشر ان کے لئے خوش خبریاں
ہوں گی۔ میدانِ محشر میں آنکھوں کے ساتھ اللہ کا دیدار کریں گے۔ بعد ازاں

وفود کی صورت جنت میں داخل ہوں گے۔ جنت کی نعمتوں سے محفوظ ہوں گے۔ اپنے اور حور عین سے معاف کریں گے، بچے ان کے خدمت گزار ہوں گے۔ اپنے مولیٰ کریم قرب میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی زیارت کیا کریں گے، باری تعالیٰ کے چہرے کے دیدار سے محفوظ ہوں گے۔ اللہ سے کلام کریں گے، ان کے لئے اللہ کی طرف سے سلام اور تحائف کی تکریم ہوگی۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اللہ عظیم فضل والا ہے۔

اگر کوئی جاہل، لاعلم شخص اعتراض کرے یا جہمیہ، جنہیں حق بولنے کی توفیق ہی نہیں ملی، شیطان اس سے کھیلتا ہے اور جو توفیق خاص سے محروم ہے، سوال کرے کہ کیا مومنین روز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے؟، تو اس سے کہا جائے گا کہ جی ہاں الحمد للہ!۔ اگر جہمی کہے کہ میں رویت باری تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتا، تو ہم اسے کہیں گے کہ تو نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ہے، اگر دلیل کا مطالبہ کرے، تو ہمارا جواب ہوگا کہ تو نے قرآن و سنت، اقوال صحابہ اور تمام مسلمان علمائے کرام کے اقوال کی مخالفت کی ہے اور مومنین کے رستے کو چھوڑ کر کسی اور ڈگر پر چل نکلا ہے۔“

(الشريعة للأجري: ۲/۹۷۶)

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا . تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا﴾ (الأحزاب: ۴۳) .

”اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے رحیم ہے، جس روز مومنوں کی اللہ سے ملاقات ہو

گی، اس روز ان کا تحفہ سلام ہوگا، اللہ نے ان کے لئے اجرِ کریم تیار کر رکھا ہے۔“

امام ابو بکر، محمد بن حسین، آجری رحمہ اللہ (م: ۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

وَأَعْلَمَ رَحِمَكَ اللَّهُ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِاللُّغَةِ أَنَّ اللَّقَى هَاهُنَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُعَايَنَةً يَرَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَرَوْنَهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَيُكَلِّمُهُمْ وَيُكَلِّمُونَهُ.

”اللہ آپ پر رحم کرے، ذہن نشین فرمائیں کہ ائمہ لغت کا فیصلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار آمنے سامنے ہوگا، اللہ اہل جنت کو اور اہل جنت اللہ کو دیکھیں گے۔ اللہ ان پر سلام کرے گا۔ وہ اللہ کے ساتھ کلام کریں گے اور اللہ ان کے ساتھ کلام کرے گا۔“

(الشريعة: ۹۷۶/۲)

③ امام الائمہ، امام ابن خزيمة رحمہ اللہ (۲۲۳-۳۱۱ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ خَالِقَهُمْ فِي الْآخِرَةِ لَا فِي الدُّنْيَا، وَمَنْ أَنْكَرَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ خَالِقَهُمْ يَوْمَ الْمَعَادِ، فَلَيْسُوا بِمُؤْمِنِينَ، عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ، بَلْ هُمْ أَسْوَأُ حَالًا فِي الدُّنْيَا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْيَهُودِ، وَالنَّصَارَى، وَالْمَجُوسِ.

”پہلے آگاہ کر چکا ہوں کہ کسی اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں (یعنی اجماعی

عقیدہ ہے) کہ مومنین آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، نہ کہ دنیا میں۔ جو بھی روز قیامت مومنین کے دیدار الہی سے مشرف ہونے کے منکر ہوں، وہ اہل ایمان کے ہاں مومن نہیں ہو سکتے، بل کہ علمائے کرام کی نظر میں یہ لوگ دنیا میں یہود و نصاریٰ اور مجوس سے بھی برے ہیں۔“

(کتاب التوحید وإثبات صفات الرب عز وجل: ۵۸۵/۲)

④ محدث ہرارة، امام ابوسعید، دارمی رحمہ اللہ (۲۰۴-۲۸۰ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ صَحَّتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَكَتَبُ اللَّهُ النَّاطِقُ بِهِ، فَإِذَا اجْتَمَعَ الْكِتَابُ وَقَوْلُ الرَّسُولِ وَإِجْمَاعُ الْأُمَّةِ لَمْ يَبْقَ لِمُتَأَوِّلٍ عِنْدَهَا تَأْوِيلٌ، إِلَّا لِمُكَابِرٍ أَوْ جَا حِدٍ .

”(رویت باری تعالیٰ) قرآن مجید، صحیح احادیث نبویہ اور آثار سلف سے ثابت ہے، جب کتاب اللہ، قول رسول ﷺ اور اجماع امت متفق ہو جائیں تو تاویل کی گنجائش ہی نہیں رہتی، البتہ متکبر یا منکر کے لئے کوئی ضابطہ نہیں۔“

(الرد على الجهمية، ص: ۱۲۱)

⑤ حافظ عبدالغنی، مقدسی رحمہ اللہ (۵۴۱-۶۰۰ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ أَهْلُ الْحَقِّ وَاتَّفَقَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ وَالصِّدْقِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُرَى فِي الْآخِرَةِ، كَمَا جَاءَ فِي كِتَابِهِ، وَصَحَّ عَنْ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

”اہل حق، اہل توحید و صدق کا اتفاق ہے کہ روزِ آخرت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا،

جیسا کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔“

(الاقتصاد في الاعتقاد، ص: ۱۲۵)

⑥ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَأَيُّمَةُ الْإِسْلَامِ الْمَعْرُوفُونَ بِالْإِمَامَةِ فِي الدِّينِ، كَمَالِكٍ وَالثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَأَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ، وَسَائِرِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْحَدِيثِ وَالطَّوَائِفِ الْمُتَنَسِّينَ إِلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ كَالْكَلَابِيَّةِ وَالْأَشْعَرِيَّةِ وَالسَّالِمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ، فَهَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ مُتَّفِقُونَ عَلَى إِثْبَاتِ الرُّوْيَةِ لِلَّهِ تَعَالَى، وَالْأَحَادِيثِ بِهَا مُتَوَاتِرَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيثِهِ. وَكَذَلِكَ الْآثَارُ بِهَا مُتَوَاتِرَةٌ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، وَقَدْ ذَكَرَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَيُّمَةِ الْعَالِمِينَ بِأَقْوَالِ السَّلَفِ أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ مُتَّفِقُونَ عَلَى أَنَّ اللَّهَ يُرَى فِي الْآخِرَةِ بِالْبَصَارِ، وَمُتَّفِقُونَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنِهِ.

”صحابہ کرام، تابعین عظام، معروف ائمہ اسلام، مثلاً مالک، ثوری، اوزاعی، لیث بن سعد، شافعی، احمد، اسحاق، ابو حنیفہ، ابو یوسف اور ان جیسے دوسرے ائمہ

کرام رحمہ اللہ، تمام اہل سنت والحدیث اور وہ جماعتیں، جو خود کو اہل سنت کی طرف منسوب کرتی ہیں، مثلاً کلابیہ، اشعریہ، سالمیہ وغیرہ، ان تمام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ محدثین کرام کے ہاں اس پر متواتر احادیث نبویہ ہیں، اسی طرح آثار صحابہ و تابعین بھی بہ کثرت موجود ہیں۔ امام احمد اور آثار سلف کو جاننے والے دیگر ائمہ کرام کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین کا اتفاق ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار آنکھوں سے ہوگا۔ نیز یہ بھی اتفاقی بات ہے کہ اللہ کو دنیاوی آنکھ سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔“

(منهاج السنة النبوية في نفض كلام الشيعة والفدرية: ۳۱۶/۲)

④ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وَلَمْ يَأْتِنَا نَصٌّ جَلِيٌّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى بِعَيْنَيْهِ، وَهَذِهِ الْمَسْأَلَةُ مِمَّا يَسْعُ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِي دِينِهِ السُّكُوتُ عَنْهَا . فَأَمَّا رُؤْيُ الْمَنَامِ فَجَاءَتْ مِنْ وَجْهِ مُتَعَدِّدَةٍ مُسْتَفِيضَةٍ . وَأَمَّا رُؤْيُ اللَّهِ عَيْنَانًا فِي الْآخِرَةِ فَأَمْرٌ مُتَيَقِّنٌ، تَوَاتَرَتْ بِهِ النُّصُوصُ، جَمَعَ أَحَادِيثُهَا الدَّارِقُطْنِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ، وَغَيْرُهُمَا .

”ہمیں کوئی ایسی واضح نص نہیں ملی، جس میں ہو کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس مسئلہ میں ایک مسلمان کے لیے سکوت ہی بہتر ہے۔ رہا (نبی کریم ﷺ) کا اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا، تو یہ کئی ایک مشہور اسانید سے ثابت ہے۔ آخرت میں دیدار باری تعالیٰ یقینی مسئلہ ہے، جو کہ

متواتر نصوص سے ثابت ہے۔ امام دارقطنی اور بیہقی وغیرہما رحمہما اللہ نے روایت باری تعالیٰ کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔“

(سیر أعلام النبلاء: ۲/۲۶۷)

نیز لکھتے ہیں:

بَلَى نَعْنِفُ وَبُدِّعُ مَنْ أَنْكَرَ الرُّؤْيِيَةَ فِي الْآخِرَةِ، إِذْ رُؤْيَةُ اللَّهِ فِي الْآخِرَةِ ثَبَتَ بِنُصُوصٍ مُتَوَافِرَةٍ.

”کیوں نہیں، ہم اس کی سرزنش کریں گے اور اسے بدعتی قرار دیں گے، جو آخرت میں دیدار الہی کا منکر ہو، کیوں کہ آخرت میں رویت باری تعالیٰ متواتر نصوص سے ثابت ہے۔“

(سیر أعلام النبلاء: ۱۰/۱۱۴)

قرآنی دلائل

دلیل نمبر ①:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (القيامة: ۲۲، ۲۳)

”اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و بارونق ہوں گے، دیدار الہی سے مشرف ہوں گے۔“

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ (۶۹۱-۷۵۱ھ) اس آیت کی تفسیر

میں لکھتے ہیں:

وَإِضَافَةُ النَّظَرِ إِلَى الْوَجْهِ الَّذِي هُوَ مَحَلُّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
وَتَعْدِيَّتُهُ بِأَدَاةِ «إِلَى» الصَّرِيحَةِ فِي نَظَرِ الْعَيْنِ، وَإِخْلَاءُ
الْكَلَامِ مِنْ قَرِينَةٍ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّظَرِ الْمُضَافِ إِلَى
الْوَجْهِ الْمُعْدَى بِإِلَى خِلَافُ حَقِيقَتِهِ، وَمَوْضُوعُهُ صَرِيحٌ فِي
أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَرَادَ بِذَلِكَ نَظَرَ الْعَيْنِ الَّتِي فِي الْوَجْهِ
إِلَى نَفْسِ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ.

”لفظ ’نظر‘ (دیکھنا) کی لفظ ’وجہ‘ (چہرہ)، جو کہ نظر کا محل ہے کی طرف اضافت
کرنا، حرف ’جر‘ الی، جو آنکھ سے دیکھنے میں صریح ہے، سے متعدی ہونا اور لفظ
نظر کا کسی ایسے قرینہ، جو اسے حقیقی معنی سے مجازی معنی کی طرف پھیر دے،
سے خالی ہونا، اس بات کی صراحت کرتا ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے
کہ (مومنین) رب تعالیٰ کو حقیقی آنکھ سے دیکھیں گے۔“

(حادی الأرواح إلى بلاد الأفراح، ص: ۲۹۶، وفي نسخة، ص: ۲۱۱، وفي نسخة :

(۶۲۳/۲)

امام عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ نَظْرًا.

”اللہ تعالیٰ کو حقیقی نظر سے دیکھیں گے۔“

(الرد على الجهمية للدارمي: ۲۰۰، وسنده صحيح)

امام عکرمہ، اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ اور بہت سے اہل کوفہ کے مشائخ نے یہی تفسیر

کی ہے۔



(تفسیر الطبری: ۲۳/۵۰۷، وسندہ صحیح)

تنبیہ:

تابعی امام، مجاہد بن جبرؓ اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:
تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ مِنْ رَبِّهَا .
”اللہ سے ثواب کے منتظر ہوں گے۔“

(تفسیر الطبری: ۲۳/۵۰۸، وسندہ صحیح)

امام دارمیؓ فرماتے ہیں:

وَاحْتَجَّ مُحْتَجٌّ مِنْهُمْ بِقَوْلِ مُجَاهِدٍ : ﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ
إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (الْقِيَامَةُ: ۲۳) قَالَ : تَنْتَظِرُ ثَوَابَ رَبِّهَا . قُلْنَا :
نَعَمْ، تَنْتَظِرُ ثَوَابَ رَبِّهَا، وَلَا ثَوَابَ أَعْظَمَ مِنَ النَّظَرِ إِلَىٰ
وَجْهِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ .

”قرآن کی آیت ہے ﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ . إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (اس
روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے
ہوں گے۔) امام مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یوں ہوگا کہ اہل جنت
اپنے رب سے ثواب کے منتظر ہوں گے، تو اہل بدعت کے ایک صاحب نے
یہ قول دیدارِ الہی کے خلاف بطور دلیل پیش کرنے لگا، ہم کہتے ہیں یہ ان کی
دلیل نہیں بن سکتا، کیوں کہ اللہ کے چہرے کی طرف دیکھنے سے بڑا ثواب کیا
ہو سکتا ہے۔ اہل جنت اسی ثواب کے منتظر ہوں گے۔“

(الردّ علی الجہمیّة، ص: ۱۲۴)

یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ روزِ قیامت مومن اپنے رب کے دیدار سے محظوظ ہوں گے اور کفار اس سے محروم ہوں گے۔

دلیل نمبر ۲:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ (يُونُس: ۲۶)

”اہل احسان مومنین کا مقدور جنت اور اس سے بھی زیادہ (دیدار الہی) ہے۔“

نبی کریم ﷺ نے اس کی تفسیر یوں فرمائی:

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ.

”جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کسی اور چیز کی طلب ہے، جو میں آپ کو زیادہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے، مالک! کیا آپ نے ہمارے چہروں پہ نورانیت نہیں بکھیری؟ ہمیں جنت میں داخلہ نہیں دیا؟ ہمیں جہنم سے بچا نہیں لیا؟ (اس سے بڑا بھی کوئی احسان ہو گا؟)، تو اللہ پردے ہٹا دیں گے کہ اہل جنت کو ایسی نعمت ملی ہی نہیں، جو انہیں دیدار الہی سے زیادہ محبوب ہو۔“

(صحیح مسلم: ۱۸۱)

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

النَّظَرُ إِلَى الرَّبِّ .

”اللہ کو دیکھنا۔“

(تفسیر الطبري: ۱۶۰/۱۲، الاعتقاد للبيهقي، ص: ۱۲۵)

سنی مفسر، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۰-۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ ﴿وَزِيَادَةٌ﴾ هِيَ تَضْعِيفُ ثَوَابِ الْأَعْمَالِ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ، وَزِيَادَةٌ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا وَيَشْمَلُ مَا يُعْطِيهِمُ اللَّهُ فِي الْجَنَانِ مِنَ الْقُصُورِ وَالْحُورِ وَالرِّضَا عَنْهُمْ، وَمَا أَخْفَاهُ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ، وَأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ وَأَعْلَاهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ، فَإِنَّهُ زِيَادَةٌ أَعْظَمُ مِنْ جَمِيعِ مَا أُعْطُوهُ، لَا يَسْتَحِقُّونَهَا بِعَمَلِهِمْ، بَلْ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ .

”زیادہ“ سے مراد، ایک نیکی کو دس سے ستر درجے تک بڑھا دینا ہے، اس سے بھی بڑھ کر جنت کے محل، حور، رضائے الہی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے، جو اللہ نے اہل جنت کے لئے چھپا رکھا ہے، اس سے بھی افضل و اعلیٰ اللہ کے کریم چہرے کا دیدار ہے۔ یہی وہ انعام ہے جو اللہ کی انہیں عطا کردہ تمام نعمتوں سے افضل ہوگا۔ کوئی یہ نعمت اپنے اعمال کے بل بوتے پر حاصل نہیں کر

سکتا، بل کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہی نصیب ہوگی۔“

(تفسیر ابن کثیر: ۴/۲۶۲، ت: سلامة)

نیز فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ عَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانِ الرُّومِيِّ
أَنَّهَا النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ .

”صحیح مسلم میں سیدنا صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے کہ اس سے
مراد اللہ کریم کے چہرے کا دیدار ہے۔“

(تفسیر ابن کثیر: ۷/۴۰۷)

دلیل نمبر ③:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (المطففين: ۱۵)

”خبردار! یہ لوگ روزِ قیامت دیدارِ الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔“

سنی مفسر، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۰-۷۷۴ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے

ہیں:

قَالَ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ: فَهَذِهِ الْآيَةُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ
الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ . وَهَذَا الَّذِي قَالَهُ الْإِمَامُ
الشَّافِعِيُّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، فِي غَايَةِ الْحُسْنِ، وَهُوَ اسْتِدْلَالٌ
بِمَفْهُومِ هَذِهِ الْآيَةِ، كَمَا دَلَّ عَلَيْهِ مَنْطُوقُ قَوْلِهِ: ﴿وَجُوهٌ

يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿الْقِيَامَةِ ٢٢، ٢٣﴾. وَكَمَا دَلَّتْ عَلَىٰ ذَٰلِكَ الْأَحَادِيثُ الصَّحَاحُ الْمُتَوَاتِرَةُ فِي رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ، رُؤْيَا بِالْأَبْصَارِ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ، وَفِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ الْفَاخِرَةِ.

”ابو عبد اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ آیت دلالت کناں ہے کہ روز قیامت مومن اللہ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول حسن استدلال کی انتہاؤں کو چھو رہا ہے، جو کہ اس آیت کا مفہوم ہے، جب کہ اسی مفہوم کا منطوق یہ قرآنی آیت ہے: ﴿وَجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و باروق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔) صحیح متواتر احادیث بھی اسی مفہوم کو بیان کرتی ہیں کہ روز آخرت مومن اللہ کا دیدار کریں گے، نیز یہ دیدار قیامت کی ہولناکیوں اور جنت کے شاندار باغیچوں میں آنکھوں کے ساتھ ہوگا۔“

(تفسیر ابن کثیر: ۳۵۱/۸)

امام ابوبکر، عبد اللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِيلَ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ: إِنَّ بَشَرًا الْمَرِيَّيَّ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الدُّوَيْبَةَ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِهِ ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (المطففين: ۱۵) فَإِذَا احْتَجَبَ عَنِ الْأَوْلِيَاءِ، وَالْأَعْدَاءِ، فَأَيُّ

فَضْلٌ لِلْأَوْلِيَاءِ عَلَى الْأَعْدَاءِ؟

”سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ بشر مریسی کہتا کہ روز قیامت باری تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا، فرمایا: اللہ دویبہ کو تباہ و برباد کرے، کیا اس نے اللہ کا فرمان نہیں پڑھا؟ ﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمْ حُجُّوْا﴾ (خبردار! روز قیامت یہ لوگ دیدارِ الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) اگر اولیائے الہی بھی محروم ہوں گے، تو دشمنوں پر ان کی فضیلت کیسی؟“

(حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء لأبی نعیم الأصبہانی : ۲۹۷/۷، تاریخ بغداد للخطیب : ۶/۶۵، وسندہ صحیح)

ایک شخص روز قیامت دیدارِ الہی کا منکر تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اس کا علم ہوا، تو شدید غصے میں آگئے اور فرمانے لگے:

مَنْ قَالَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُرَى فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ كَفَرَ، عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ﴿وَجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ (القیامۃ : ۲۳) وَقَالَ تَعَالَى : ﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمْ حُجُّوْا﴾ (المطففين : ۱۵)، هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى .

”جو قیامت کے دن اللہ کے دیدار کا منکر ہو، وہ کوئی بھی ہو، (پکا) کافر ہے۔ اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا؟ ﴿وَجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و باروق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔“ (نیز فرمایا:) ﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمْ حُجُّوْا﴾

رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿﴾ (خبردار! روز قیامت یہ لوگ دیدارِ الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) یہ دلیل ہے کہ مومنوں کو دیدارِ الہی نصیب ہوگا۔“

(الشریعة للأجری: ۹۸۶/۲، وسندہ صحیح)

عمر بن ابی سلمہ، تمیمی، ابو حفص، دمشق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ (القیامۃ: ۲۳) قَوْمٌ يَقُولُونَ إِلَىٰ ثَوَابِهِ. قَالَ مَالِكٌ: كَذَبُوا فَأَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (المُطَفِّفِينَ: ۱۵).

”ایک گروہ کہا کرتا تھا کہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ﴾. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ ﴿﴾ اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و باروق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔، سے صرف ثواب مراد ہے، میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ یہ جھوٹے اللہ کے اس فرمان کا کیا جواب دیں گے؟ ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ﴾ (خبردار! روز قیامت یہ لوگ دیدارِ الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔)“

(حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم الأصبہانی: ۳۲۶/۶، وسندہ صحیح)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (م: ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

هَذِهِ الْأَخْبَارُ فِي الرُّؤْيَةِ يَدْفَعُهَا مَنْ لَيْسَ الْعِلْمُ صِنَاعَتَهُ، وَغَيْرُ مُسْتَحِيلٍ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا يُمَكِّنُ الْمُؤْمِنِينَ الْمُخْتَارِينَ مِنْ عِبَادِهِ مِنَ النَّظَرِ إِلَىٰ رُؤْيَيْهِ، جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ

بِفَضْلِهِ حَتَّى يَكُونَ فَرْقًا بَيْنَ الْكُفَّارِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْكِتَابِ
يَنْطِقُ بِمِثْلِ السُّنَنِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا سَوَاءً قَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا ﴿كَلَّا
إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (المطففين: ١٥) فَلَمَّا أَثَبَتَ
الْحِجَابَ عَنْهُ لِلْكَفَّارِ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ غَيْرَ الْكُفَّارِ لَا
يُحْجَبُونَ عَنْهُ، فَأَمَّا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا خَلَقَ
الْخَلْقَ فِيهَا لِلْفَنَاءِ فَمُسْتَحِيلٌ أَنْ يُرَى بِالْعَيْنِ الْفَانِيَةِ الشَّيْءَ
الْبَاقِيَّ، فَإِذَا أَنْشَأَ اللَّهُ الْخَلْقَ، وَبَعَثَهُمْ مِّنْ قُبُورِهِمْ لِلْبَقَاءِ فِي
إِحْدَى الدَّارَيْنِ غَيْرُ مُسْتَحِيلٍ حِينَئِذٍ أَنْ يُرَى بِالْعَيْنِ الَّتِي
خُلِقَتْ لِلْبَقَاءِ فِي الدَّارِ الْبَاقِيَةِ الشَّيْءَ الْبَاقِيَّ لَا يُنْكَرُ هَذَا
الْأَمْرَ إِلَّا مَنْ جَهَلَ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ، وَمَنْعَ بِالرَّأْيِ الْمُنْكَوسِ
وَالْفِيَّاسِ الْمُنْحُوسِ .

”رُؤیت الہی کی بابت مروی روایات کا وہی منکر ہو سکتا ہے، جس کا علم نام کی
چیز سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مختار مومن بندوں کو اپنی
طرف دیکھنے کی طاقت عطا فرمادیں، اللہ ہمیں بھی ان میں شامل فرمادے۔
یوں کفار اور مومنین کے درمیان فرق ہو جائے، جس طرح احادیث مالک
ذوالجلال کے دیدار پر دلالت کناں ہیں اسی طرح قرآن میں بھی ہے: ﴿كَلَّا
إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (خبردار! روز قیامت یہ لوگ دیدار
الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) قرآن کہہ رہا ہے کہ کفار دیدار خداوندی

سے محروم ہوں گے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو کفار نہیں، وہ دیدار الہی سے محروم نہیں ہوں گے، جہاں تک دنیا میں رویت باری تعالیٰ کا تعلق ہے، تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مخلوق کو فنا ہونے کے لیے پیدا کیا، لہذا محال ہے کہ فانی آنکھ ہمیشہ کے لیے باقی رہنے والی ذات (اللہ) کو دیکھ لے، البتہ جس دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا کرے گا اور جنت یا جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لئے انسانوں کو قبروں سے اٹھائے گا تو ممکن ہوگا کہ ہمیشہ رہنے والی آنکھ ہمیشہ رہنے والے خدا کو دیکھ پائے اور یہ عین ممکن ہے، اس کا انکار تو علم سے محروم لوگ ہی کر سکتے ہیں اور وہی کر سکتے ہیں، جو مردود رائے اور مخوس قیاس کی بنیاد پر علم جی کو ٹھکرا دیتے ہوں۔“

(صحیح ابن حبان: ۴۷۷/۱۶، ۴۷۸)

امام الائمہ، ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۳-۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رُؤْيَا اللَّهِ الَّتِي يَخْتَصُّ بِهَا أَوْلِيَائُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هِيَ الَّتِي ذَكَرَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ . إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (القيامة: ۲۳) وَيُفَضَّلُ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ أَوْلِيَائُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَيُحْجَبُ جَمِيعُ أَعْدَائِهِ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِ مِنْ مُشْرِكٍ وَمُتَهَوِّدٍ وَمُنَاصِرٍ وَمُتَمَجِّسٍ وَمُنَافِقٍ، كَمَا أَعْلَمَ فِي قَوْلِهِ ﴿كَلاَّ إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾ (المطففين: ۱۵) وَهَذَا نَظَرُ أَوْلِيَائِ اللَّهِ إِلَى خَالِقِهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ بَعْدَ دُخُولِ أَهْلِ

الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلِ النَّارِ النَّارَ، فَيَزِيدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ كَرَامَةً
وَأِحْسَانًا إِلَى إِحْسَانِهِ تَفَضُّلاً مِنْهُ، وَجُودًا بِإِذْنِهِ إِيَّاهُمْ النَّظَرَ
إِلَيْهِ وَيُحَجِّبُ عَنْ ذَلِكَ جَمِيعُ أَعْدَائِهِ.

”اس بات کا بیان کہ روز قیامت اولیاء اللہ کے لئے رویت الہی کا انتظام کیا
گیا ہے، قرآن کہتا ہے: ﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ اس
روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے
ہوں گے۔ یہ فضیلت اللہ کے مومن دوستوں کے لئے ہے، اللہ کے دشمن مثلاً
یہودی، نصرانی، مجوسی اور منافق اس سے محروم کر دیئے جائیں گے، جیسا کہ
قرآن کہتا ہے: ﴿كَأَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَّحْجُوبُونَ﴾ (خبردار!
روز قیامت یہ لوگ دیدار الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔) یہ دیدار تب ہو
گا، جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو
اپنے خاص فضل و کرم اور جود و سخا کرتے ہوئے اپنا دیدار عطا فرمائیں گے،
جس سے تمام دشمنان الہی محروم کر دیئے جائیں گے۔“

(کتاب التوحید وإثبات صفات الرب عز وجل: ۴۱/۲)

شیخ الاسلام، المجاہد، الامام، عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ (م: ۱۸۱ھ) اللہ تعالیٰ کے فرمان
﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا﴾ (سورة الكهف: ۱۱۰) کی تفسیر
میں فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ النَّظَرَ إِلَىٰ وَجْهِ خَالِقِهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا، وَلَا
يُخْبِرُ بِهِ أَحَدًا.

”جو اپنے خالق کے چہرے کا دیدار چاہتا ہے، وہ عمل صالح کرے اور کسی کو اس کی خبر نہ دے۔“

(الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث للبيهقي، ص: ۱۲۷، وسنده حسن)

حدیثی دلائل

دلیل نمبر ①:

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، وَلَا حِجَابَ يَحْجُبُهُ.

”آپ سب سے عن قریب اللہ تعالیٰ ہم کلام ہونے والے ہیں، اس طرح کہ آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان یا حجاب نہیں ہوگا۔“

(صحیح البخاری: ۷۴۴۳، صحیح مسلم: ۱۰۱۶)

دلیل نمبر ②:

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بجلي فرماتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْتِهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلِبُوا

عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ
الشَّمْسِ، فَافْعَلُوا.

”ہم نبی کریم ﷺ کی محفل میں بیٹھے تھے کہ اچانک آپ نے چودھویں کے
چاند کی جانب دیکھا اور فرمایا: آپ اپنے رب کو اسی طرح دیکھیں گے، جس
طرح یہ چاند دیکھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوگی،
اگر آپ نماز عصر اور نماز فجر کو وقت پر ادا کرنے کی استطاعت پاتے ہیں، تو ایسا
کرتے رہیں۔“

(صحیح البخاری: ۷۴۳۴، صحیح مسلم: ۶۳۳)

صحیح بخاری (۷۴۳۵) میں روایت ہے:

إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.

”آپ اپنے رب کو رو برو دیکھیں گے۔“

روایت کی تشبیہ روایت کے ساتھ ہے۔ یعنی جس طرح حقیقت میں اپنی آنکھوں سے
چاند دیکھتے ہیں، اسی طرح مومن روز قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔

دلیل نمبر ③:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ أَنَسٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ :

هَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا : لَا يَا

رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : هَلْ تُضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ

دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ.

”صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا روز قیامت ہم اللہ کو دیکھیں گے؟ فرمایا: مطلع صاف ہو، تو کیا آپ کو سورج دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟ عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول!، فرمایا: مطلع صاف ہو، تو کیا آپ چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی مشقت اٹھاتے ہیں؟ عرض کیا: جی نہیں، اللہ کے رسول! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپ اللہ کو روز قیامت اسی طرح دیکھیں گے۔“

(صحیح البخاری: ۶۵۷۳، صحیح مسلم: ۱۸۲)

امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام رضی اللہ عنہ (۱۵۰-۲۲۳ھ) فرماتے ہیں:

وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي الرُّؤْيَةِ هِيَ عِنْدَنَا حَقٌّ، حَمَلَهَا الثَّقَاتُ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ، غَيْرَ أَنَّا إِذَا سُئِلْنَا عَنْ تَفْسِيرِهَا لَا نَفْسِرُهَا وَمَا أَذْرَكْنَا أَحَدًا يُفْسِرُهَا.

”ہم روایت باری تعالیٰ کی ان احادیث کو حق مانتے ہیں، یہ فرامین ثقہ راویوں کے واسطے سے ہم تک پہنچے ہیں، البتہ ہم ان کی تفسیر نہیں کرتے، نہ ہی ہم نے کسی کو ان کی تفسیر کرتے دیکھا ہے۔“

(الأسماء والصفات للبيهقي: ۱۹۶/۲، وسندہ صحیح)

امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ (۱۰۷-۱۹۸ھ) روز قیامت دیدار الہی کی احادیث بارے فرماتے ہیں:

حَقُّ عَلَى مَا سَمِعْنَاهَا مِمَّنْ نَثِقُ بِهِ .

”ثقہ رواۃ کی بیان کردہ یہ احادیث حق ہیں۔“

(التصديق بالنظر إلى الله تعالى في الآخرة للآجري، ص : ٤٢، ٤٣، الشريعة للآجري : ٩٨٤/٢، سير أعلام النبلاء للذهبي : ٤٦٦/٨، وسنده صحيح)

ثقہ امام عابد، زاهد، اسود بن سالم، ابو محمد، بغدادی رحمہ اللہ (م : ٢١٣ھ) روایت باری تعالیٰ کے متعلق احادیث کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هَذِهِ الْأَثَارُ الَّتِي تُرَوَّى فِي مَعَانِي النَّظَرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَنَحْوِهَا مِنَ الْأَخْبَارِ؟ فَقَالَ : نَحْلِفُ عَلَيْهَا بِالطَّلَاقِ وَالْمَشْيِ .

”روایت باری تعالیٰ کی یہ احادیث و آثار اگر درست نہ ہوں، تو قسم سے ہماری بیویوں کو طلاق ہے، وہ چلتی نہیں۔“

(الشريعة للآجري : ٩٨٤/٢، وسنده صحيح)

شارح صحیح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ (١٣١-١٤٢ھ) لکھتے ہیں:

إِعْلَمَنَّ أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ السُّنَّةِ بِأَجْمَعِهِمْ أَنَّ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى مُمَكِّنَةٌ غَيْرُ مُسْتَحِيلَةٍ عَقْلًا وَأَجْمَعُوا أَيْضًا عَلَى وَقُوعِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى دُونَ الْكَافِرِينَ وَزَعَمَتِ طَائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْبِدْعِ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْخَوَارِجِ وَبَعْضُ الْمُرْجِنَةِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهِ وَأَنَّ رُؤْيَاهُ

مُسْتَحِيلَةٌ عَقْلًا وَهَذَا الَّذِي قَالُوهُ خَطَأً صَرِيحٌ وَجَهْلٌ قَبِيحٌ
وَقَدْ تَطَاهَرَتْ أَدِلَّةُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ فَمَنْ
بَعْدَهُمْ مِّنْ سَلَفِ الْأُمَّةِ عَلَى إِبْتِثَاتِ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى فِي
الْآخِرَةِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَوَاهَا نَحْوُ مِائَةِ عَشْرِينَ صَحَابِيًّا عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيَّاتُ الْقُرْآنِ فِيهَا
مَشْهُورَةٌ.

”یادر ہے! اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ کا دیدار عقلاً ممکن ہے، ناممکن نہیں۔
اہل سنت کا اس پر بھی اجماع ہے کہ دیدار روز قیامت ہی ہوگا اور مومنوں ہی کو
ہوگا، نہ کہ کافروں کو۔ اہل بدعت (یعنی) معتزلہ، خوارج اور بعض مرجیہ کا کہنا
ہے کہ مخلوق میں کوئی بھی اللہ کو دیکھ نہیں سکتا، اللہ کی رویت عقلاً محال ہے۔ یہ
واضح خطا اور قبیح جہالت ہے۔ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ و تابعین سے
روایت باری تعالیٰ کا اثبات ہوتا ہے۔ اس مضمون کو رسول اللہ ﷺ سے تقریباً
بیس صحابہ نے بیان کیا ہے اور اس بارہ میں آیات قرآنیہ تو مشہور ہیں۔“

(شرح صحیح مسلم: ۱۵/۳)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۶۷۳-۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا رُؤْيَا اللَّهِ عَيْنَانَا فِي الْآخِرَةِ : فَأَمْرٌ مُّتَقَيَّنٌّ، تَوَاتَرَتْ بِهِ
النُّصُوصُ.

”آخرت میں اللہ کا دیدار، وہ بھی اس کے رو برو ایک یقینی امر ہے، متواتر

نصوص اس پر دلالت کتناں ہیں۔‘

(سیر أعلام النبلاء: ۱۶۷/۲)

نیز فرماتے ہیں:

وَالْمُعْتَزِلَةُ تَقُولُ: لَوْ أَنَّ الْمُحَدِّثِينَ تَرَكَوا أَلْفَ حَدِيثٍ فِي الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالرُّؤْيَا وَالنُّزُولِ، لَأَصَابُوا.

”معتزلہ کا زعم باطل ہے کہ محدثین اسماء و صفات، رویت باری تعالیٰ اور نزول باری تعالیٰ کی ہزار احادیث چھوڑ دیتے، تو راہ صواب پا جاتے۔“

(سیر أعلام النبلاء: ۴۵۵/۱۰)

امام ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (م: ۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل: ۴۴) وَكَانَ مِمَّا بَيْنَهُ لِأُمَّتِهِ فِي هَذِهِ الْآيَاتِ: أَنَّهُ أَعْلَمَهُمْ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ: إِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ تَعَالَى رَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ صَحَابَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقَبِلَهَا الْعُلَمَاءُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ الْقَبُولِ كَمَا قَبِلُوا عَنْهُمْ عِلْمَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ وَعِلْمَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ كَذَا قَبِلُوا مِنْهُمْ الْأَخْبَارَ: أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَشْكُونَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ قَالُوا: مَنْ رَدَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فَقَدْ كَفَرَ.

”اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر ﷺ سے فرماتے ہیں: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (ہم نے آپ پر ذکر (حدیث) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو وحی الہی کے مفہیم و مطالب سمجھا دیں، شاید یہ لوگ تفکر کی عادت اپنالیں۔) نبی کریم ﷺ نے امت کو قرآن کے جو مفہیم و مطالب سمجھائے ہیں، ان میں بہت سی احادیث میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو باخبر کیا کہ آپ اپنے رب کو دیکھیں گے۔ یہ تفسیر نبی مکرم ﷺ سے کئی صحابہ نے بیان کی ہے۔ صحابہ سے علماء اہل سنت جیسے حاصل کرنے کا حق تھا، حاصل کیا۔ جیسے مسلمانوں نے صحابہ سے طہارت، نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ، جہاد اور حلال و حرام کا علم حاصل کیا، ایسے ہی انہوں نے یہ احادیث بھی صحابہ سے حاصل کیں ہیں کہ مومنین روز قیامت اللہ کا دیدار کریں گے۔ اہل سنت اس میں ذرہ برابر شک نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کا انکار کرنے والا کافر ہے۔“

(الشریعة: ۹۷۶/۲)

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ.
 ”روز قیامت (مومن) لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار چشم خود کریں گے۔“

(الشریعة للآجری: ۵۷۴، وسندہ صحیح)

شبہات اور ان کا ازالہ

رویت باری تعالیٰ کے منکرین، اپنی اس ضلالت و جہالت کو ثابت کرنے کے لیے



کچھ شبہات پیش کرتے ہیں۔ ذیل میں ان شبہات کا ذکر اور ان کے طریقہ استدلال کا ضعف و جہالت پیش کی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہوں:

شبہ نمبر ①:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْبَصَارَ﴾ (سورة الأنعام: ۱۰۳)
 ”آنکھ اس (اللہ) کا ادراک نہیں کر سکتی، جب کہ وہ آنکھوں کا ادراک کرتا ہے۔“

امام الائمہ، ابو بکر ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۲۳-۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

فَاسْمَعُوا الْآنَ خَبْرًا ثَابِتًا صَحِيحًا مِّنْ جِهَةِ النِّقْلِ يَدُلُّ عَلَى
 أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَرَوْنَ خَالِقَهُمْ جَلَّ ثَنَاؤُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَنَّهُمْ لَا
 يَرَوْنَهُ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

”چلئے، اب باسند صحیح ثابت حدیث سنئے، جو دلالت کتاں ہے کہ مومنین مرنے کے بعد ہی اپنے خالق کو دیکھیں گے، موت سے پہلے نہیں دیکھ سکتے۔“

(کتاب التوحید وإثبات صفات الرب عز وجل: ۴۵۸/۲)

نبی کریم ﷺ نے خطبہ میں دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ وَهُوَ أَعْوَرُ، وَرَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرُ، وَلَنْ تَرَوْا
 رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا .

”دجال مومن سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ وہ کانٹا ہوگا، یاد

رکھے گا کہ آپ کا رب کا نام نہیں ہے اور آپ قیامت سے پہلے اللہ کو دیکھ بھی نہیں سکتے۔“

(السنة لابن أبي عاصم: ٤٨، كتاب التوحيد لابن خزيمة: ٤٥٩/٢، وسنده حسن)

الامام، العلامة، الحافظ، الثبت، اسماعيل بن عليہ رحمہ اللہ (م: ١٩٣ھ) اس آیت کی تفسیر

میں لکھتے ہیں:

هَذَا فِي الدُّنْيَا.

”یہ دنیا کی بابت کہا جا رہا ہے۔“

(تفسیر ابن أبي حاتم: ١٣٦٣/٤، وسنده صحيح)

سنی مفسر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٤٠٠-٤٤٢ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ آخَرُونَ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ أَيُّ : جَمِيعُهَا، وَهَذَا

مُخَصَّصٌ بِمَا ثَبَتَ مِنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ لَهُ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ

وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بِمُقْتَضَى مَا فَهَمُوهُ مِنَ الْآيَةِ :

إِنَّهُ لَا يُرَى فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ فَخَالَفُوا أَهْلَ السُّنَّةِ

وَالْجَمَاعَةَ فِي ذَلِكَ، مَعَ مَا ارْتَكَبُوهُ مِنَ الْجَهْلِ بِمَا ذَلَّ عَلَيْهِ

كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ . أَمَّا الْكِتَابُ، فَقَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿وُجُوهُ

يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ . إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (الْقِيَامَةِ : ٢٢-٢٣) وَقَالَ تَعَالَى

عَنِ الْكَافِرِينَ : ﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ﴾

(المُطَفِّفِينَ : ۱۵)

”ایک گروہ کہتا ہے کہ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ انہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ کا مطلب ہے کہ کوئی بھی اسے نہیں دیکھ سکتا، حالاں کہ اس آیت کی تخصیص ہو جاتی ہے، جیسا کہ روز قیامت مومنوں کا دیدار الہی سے محفوظ ہونا ثابت ہے۔ معتزلہ کا ایک گروہ اس آیت سے یہ مفہوم اخذ کرتا ہے کہ دنیا و آخرت کہیں بھی اللہ کا دیدار نہیں ہوگا۔ انہوں نے قرآن و سنت کی نصوص سے جہالت کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ، اہل سنت کی بھی مخالفت کی ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۚ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و باروق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کافروں سے فرماتے ہیں: ﴿كَأَلَا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَّحْجُوبُونَ﴾ خبردار! یہ لوگ روز قیامت دیدار الہی سے محروم کر دیئے جائیں گے۔“

(تفسیر ابن کثیر: ۳/۳۰۹)

ادراک کی نفی سے رویت کی نفی لازم نہیں آتی، ہم سورج کو دیکھتے ہیں، ادراک کے اعتبار سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

امام اسماعیل بن عبد الرحمن بن ابی کریمہ رحمہ اللہ، سدی کو فی (م: ۱۲۷ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لَا يَرَاهُ شَيْءٌ وَهُوَ يَرَى الْخَلَائِقَ .

”اے کوئی چیز نہیں دیکھ سکتی، جب کہ وہ تمام مخلوقات کو دیکھتا ہے۔“

(تفسیر الطبری: ۹/۴۶۲، وسندہ حسن)

شبہ نمبر ۲:

قرآن مجید میں ہے کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دیدار کی درخواست کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَنْ تَرَانِي﴾ (سورة الأعراف: ۱۴۳)

”موسیٰ! آپ مجھے نہیں دیکھ سکیں گے۔“

احادیث میں دیدارِ الہی کا ثبوت ہے اور قرآن کی اس آیت میں نفی ہو رہی ہے۔ منکرینِ حدیث اس تعارض کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ احادیث صحیح نہیں، بالفرض انہیں صحیح مان لیا جائے تو اس سے مراد علم ہے، نہ کہ دیدارِ الہی، بطور دلیل وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پیش کرتے ہیں:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (سورة النور: ۲۴)

”آپ کے علم میں نہیں کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔“

ہمارا جوابی بیانیہ یہ ہے کہ یہ احادیث متواتر ہیں، ان کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ قرآن نے جس دیدارِ الہی کی نفی کی ہے، اس کا تعلق دنیا سے ہے۔ حدیث میں جس کا اثبات ہے، اس کا تعلق آخرت سے ہے، یعنی دنیا میں کوئی آنکھ اللہ کو نہیں دیکھ سکتی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنا دیدار کرائے گا۔ تعارض ختم ہوا۔ یہاں روایت کی تعبیر علم سے کرنا قرآن و

حدیث اور صحابہ و تابعین کے متفقہ فہم کے خلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ. إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (سورة القيامة ۲۲-۲۳)
 ”اس روز جنتیوں کے چہرے شگفتہ و باروق ہوں گے، اپنے رب کی طرف
 دیکھتے ہوں گے۔“

نظر کی نسبت چہرے کی طرف کی گئی ہے، جو کہ آنکھوں کا محل ہے، اس کو ”الی“ کے
 ساتھ متعدی کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ رویت بصری ہوگی، نہ کہ قلبی۔ یہ اہل جنت پر اللہ
 تعالیٰ کا احسان عظیم ہوگا اور جو منکر ہوگا، وہ اس سے محروم رہے گا۔
 علامہ ابن قتیبہ دینوری رحمہ اللہ (۲۱۳-۲۷۶ھ) لکھتے ہیں:

فِي قَوْلِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ﴾ أَيْبُنُ
 الدَّلَالَةِ عَلَىٰ أَنَّهُ يُرَىٰ فِي الْقِيَامَةِ. وَلَوْ كَانَ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَا يُرَىٰ
 فِي حَالٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ، وَلَا يَجُوزُ عَلَيْهِ النَّظَرُ لَكَانَ مُوسَىٰ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ خَفِيَ عَلَيْهِ مِنْ وَصْفِ اللَّهِ تَعَالَىٰ مَا عَلِمُوهُ.
 ”سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی اس بات ﴿رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ﴾ (اللہ میں آپ کو
 دیکھنا چاہتا ہوں۔) میں واضح دلالت موجود ہے کہ روز قیامت اللہ کا دیدار
 ہوگا۔ اگر اللہ کا دیدار کسی صورت بھی ممکن نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنا بھی ممکن
 نہیں تھا، تو لازم آتا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کا وہ وصف مخفی رہ گیا، جو ان جابلوں

نے جان لیا ہے۔“

(تاویل مختلف الحديث، ص: ۲۹۹)

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (۶۹۱-۷۷۱ھ) لکھتے ہیں:

الَّذِي عَلَيْهِ جُمُهورُ السَّلَفِ أَنَّ مَنْ جَحَدَ رُؤْيَا اللَّهِ فِي الدَّارِ
الْآخِرَةِ فَهُوَ كَافِرٌ.

”جمہور سلف یہی کہتے ہیں کہ آخرت میں رویتِ باری تعالیٰ کا منکر کافر ہے۔“

(مجموع الفتاوى: ۶/۴۸۶)

شیخ الاسلام، ثانی عالم ربانی، علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (۶۹۱-۷۷۱ھ) لکھتے ہیں:

وَهِيَ الْغَايَةُ الَّتِي شَمَّرَ إِلَيْهَا الْمُشْمِرُونَ وَتَنَافَسَ فِيهَا
الْمُتَنَافِسُونَ وَتَسَابَقَ إِلَيْهَا الْمُتَسَابِقُونَ وَلِمِثْلِهَا فَلْيَعْمَلِ
الْعَامِلُونَ، إِذَا نَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ نُسُومًا هُمْ فِيهِ مِنَ
النَّعِيمِ، وَحَرْمَانُهُ وَالْحِجَابُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْجَحِيمِ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ
مِّنْ عَذَابِ الْجَحِيمِ، اتَّفَقَ عَلَيْهَا الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ
وَجَمِيعُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعُونَ وَائِمَّةُ الْإِسْلَامِ عَلَى تَنَابُعِ
الْقُرُونِ وَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الْبِدْعِ الْمَارِقُونَ وَالْجَهْمِيَّةُ الْمُتَهَوِّكُونَ
وَالْفِرْعَوْنِيَّةُ الْمَعْطِلُونَ وَالْبَاطِنِيَّةُ الَّذِينَ هُمْ مِنْ جَمِيعِ
الَّذِينَ مُنْسَلِحُونَ وَالرَّافِضَةُ الَّذِينَ هُمْ بِحَبَائِلِ الشَّيْطَانِ

مُتَمَسِّكُونَ وَمِنْ حَبْلِ اللَّهِ مَنَقَطُوعُونَ وَعَلَى مَسْبَةِ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ عَاكِفُونَ وَلِلَّسَنَةِ وَأَهْلِهَا مُحَارِبُونَ وَلِكُلِّ عَدُوٍّ لِلَّهِ
وَرَسُولِهِ وَدِينِهِ مُسَالِمُونَ، وَكُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ رَبِّهِمْ مَحْجُوبُونَ
وَعَنْ بَابِهِ مَطْرُودُونَ أُولَئِكَ أَحْزَابُ الضَّالِّينَ وَشِيعَةُ اللَّعِينِ
وَأَعْدَاءُ الرَّسُولِ.

”دیدار الہی وہ مقصود ہے، جس کے لئے مستعد لوگ مستعد رہتے ہیں، ایک
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اعمال کا مقابلہ کرتے ہیں، نیکی کرنے والوں کو ایسے
ہی نیکیاں کرنی چاہیے۔ جب یہ مقصود اہل جنت کو حاصل ہو جائے گا، تو وہ
جنت کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ اہل جہنم کی اس سے محرومی ان پر جہنم
کی سختیوں سے بھی گراں ہوگی۔ اس پر انبیائے کرام، صحابہ، تابعین اور ہر دور
کے ائمہ اسلام کا اجماع ہے۔ اس کا انکار اہل بدعت مارقہ، حیرت زدہ جمہیہ،
فرعونیہ معطلہ، تمام ادیان سے بیزار باطنیہ اور شیطان کی رسی میں تھامے
ہوئے، اللہ کی رسی کو چھوڑے ہوئے، اصحاب رسول کو سب و شتم کا نشانہ بنانے
والے، سنت اور اہل سنت کی عداوت و دشمنی مول لینے والے اور اللہ و رسول اور
دین اسلام کے دشمنوں سے مصالحت کرنے والے رافضیوں نے کیا ہے۔
(مذکورہ) یہ سب لوگ دیدار الہی سے محروم کر دئے جائیں گے اور اس کے در
سے دھتکار دیئے جائیں گے۔ یہ گم راہی کی فوجیں ہیں۔ ملعون (شیطان)
کے ساتھی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں۔“

(حادی الأرواح إلى بلاد الأفراح، ص: ۲۸۵)